سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے ۱۴ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۳ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء | نمبر ۴۶

غزل

جناب ڈاکٹر لاموایل صادق صاحب کے قلم سے

کیوں غفلتِ گناہ میں سوتا ہے رات دن / عمرِ گراں بہا کو تو کھوتا ہے رات دن!

اُس کا ثمر بُرا ہی وہ کاٹیگا بے گماں / تخمِ بدی کو جو کوئی بوتا ہے رات دن

ابنِ خدا کے مہر سے ہوویگا سرخرو / اپنی برائیوں پہ جو روتا ہے رات دن

یادِ خدا کو چھوڑ کے کیوں کشتیٔ وفا / بحرِ فراموشی میں ڈبوتا ہے رات دن

جاتا ہے عدم کو کوئی آتا ہے عدم سے / کیا کیا کرشمہ دہر میں ہوتا ہے رات دن

اک سلسلۂ رو ہے دورانِ زندگی / اک خار ہے جو چرخ چبھوتا ہے رات دن

عیسٰی کے خوں سوا تو نہ جائیگا داغِ دل / سیلاب اشک سے جسے دھوتا ہے رات دن

ہے اُس کی موت منکشفِ رازِ زندگی / جاں اپنی راہِ حق میں جو کھوتا ہے رات دن

صادق تو زیرِ بام کیوں کرتا ہے زاریاں / کیوں محو بکا؟ کس لئے روتا ہے رات دن

سب کی دلداری کا شیوہ چاہیے / پاس عزت ہر کسی کا چاہیے

مجھ کو گنجِ حب ملے گر ملے / زر کی خواہش پھر نہ پیسہ چاہیے

اوجِ چرخِ ہمتِ مردانہ پر / مجھ کو مثلِ مہر چمکا چاہیے

حُسن اُس کا ہے فریبِ زندگی / دل نہ دُنیا سے لگایا چاہیے

غم بھی اُڑ جائیگا جوں رنگِ خوشی / انقلابِ بخت دیکھا چاہیے

دیتا ہے ہر اک کو قسامِ ازل / ٹھیک پیمانہ سے جیسا چاہیے

مرکبِ دل کی عنانِ شوق کو / عقل کے ہاتھوں میں رکھا چاہیے

قافلۂ دوستاں تو چل دیا / بوریا اپنا بھی باندھا چاہیے

زندگانی کا مزہ تو چکھ لیا / موت کو بھی آزمایا چاہیے

دوستانِ گم شدہ کو ایک دن / اک شکایت نامہ لکھا چاہیے

صادقِ مردم اس دُنیا سے اب / سوئے جنت تجھ کو جایا چاہیے

غزل

جناب ایچ۔ کے ہربرٹ مہجور کے قلم سے

منجی عالم کا سودا ہو گیا مہجور کو / کیوں دکھاتے ہو عبث غلماں پری یا حور کو

داغِ فرقت اس قدر روشن مرے سینے میں ہے / کیا عجب گر چھوڑ کر آجائیں موسٰے طور کو

وہ مزا پایا تڑپنے میں فراقِ یار میں / رات بھر روتا دعائیں ہوں شبِ دیجور کو

دل کے ناسوروں کو بڑھنے دو کہ آتا ہے مزا / پھینک دو باہر اُٹھا کر مرہم کافور کو

غزل

مونس و غمخوار عیسٰے چاہیے / حالِ دل اُس کو بتایا چاہیے

مرضِ ہیبت ناکِ عصیاں کیلئے / مرہمِ عشقِ مسیحا چاہیے

نازبرداریِ قسمت کے لئے / سنگِ احمر کا کلیجہ چاہیے

ہو جلالِ ایزدی مدِ نظر / زندگی میں یہ رویہ چاہیے

نارِ دوزخ پانی پانی شرم سے ہو جائیگی
دیکھ لو بحرِ کا کے محشر میں دلِ مجرور کو
ڈوب جائیں شرم سے شمس و قمر دونوں کہیں
دیکھ لیں سینے میں گر میرے صنم کے نور کو
قم باذنی کہتے ہی مُردے ہزاروں جی اُٹھے
اپنی رحمت سے جلادے یا مسیح مہجور کو

ایمان اور مجوزہ ضابطۂ کلیسیا

ہمیں مضمون ہذا رسالہ قاصد کے مدیر صاحب کی طرف سے ملا ہے کہ نور افشاں میں شائع کر دیا جائے۔ ضرورت ہے کہ مسیحی خدام اور پبلک اس سے جلد آگاہ ہو جائے قاصد کے آنے والے نمبر کے نکلنے میں دیر ہے۔ اس وجہ سے ہم اسے وسیع اخبار کر کے بجمعہ قاصد کا فرض ادا کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

اصلیت تو یہ ہے کہ خداوند کا فرمان کیا ہی برحق ثابت ہوتا ہے کہ کوئی نیا پیوند پُرانے کپڑے پر نہیں لگاتا۔ نہیں تو نیا پُرانے کو پھاڑ دیتا ہے اور مدعا پورا نہیں ہوتا ہے۔ مغربی مادہ پسند طبائع کمال علم و شائستگی کے موضوع کردہ مسائل و ضوابط دینی ہندوستانی قدامت پسند طبائع کے حسب حال کب ہو سکتے ہیں۔ مجوزہ مسودہ کلیسیائی سے ماڈرنیزم کی سرائت صفحہ صفحہ پر نمایاں ہے۔ اس کے ملاحظہ اور مطالعہ سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ ایمان اور مسائل دین کی تشریح کو یا یوں کہ کلیسیائی وجود کے بنیادی اصولوں کو محض ایک سرسری نگاہ سے دیکھا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں فروعات پر قواعد و ضوابط کی تفصیل پا سقدر زور دیا گیا ہے کہ یہ کہنا بجا ہے کہ واضعان نے کل دماغ سوزی اور محنت انہیں ٹکڑوں اور مچھلیوں کی تقسیم پر صرف کر دی ہے مسودہ کے مطالعہ سے صاف عیاں ہے کہ قومی حقوق اور رواہ و رسم کلیسیائی کی محافظت کی فکر انتخاب اسقف اور ممبران کونسلہائے مختلف کے قواعد کی تیاری جیسے مضامین کی ترتیب کے لئے واضعان نے بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا ہے دوسری طرف اصول ایمان اور مسائل دین کی تشریح و توضیح کو پہلی چار سطرہ ڈکلیریشن میں پابند کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں یہ سخت بے انصافی ہے۔ اس وقت بے ساختہ نوکِ قلم پر یہ شعر آیا ہے ؎

کریں کیا کچھ کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

صورت حالات سے معاملہ کچھ ایسا دگرگوں ہو رہا ہے کہ واقعی برای برخیز یدن باد و شرط ہماری دعائیں بہ بارگاہِ الٰہی اُٹھنی چاہئیں۔

اول۔ اگر ایشیائی نہیں تو مرکزی دنیا کا مذہب مغربی کنارہ دنیا کے رنگ میں رنگا ہوا ہم تک پہنچا۔

دوئم۔ بصورت حال ہمارے لئے کلیسیائی مسودہ انہیں مغربی اصحاب کی کثرت رائے کے مطابق موضوع کیا جا رہا ہے۔

چرچ آف انگلینڈ کا ایونجلیکل حصہ معرض کس مپرسی میں پڑ گیا ہو تو ہو۔ پر یاد رہے کہ ہندوستانی مذہبی طبائع سے بحیثیت مجموعی کسی حد سے زیادہ ماڈرنیزم کی تقلید کی توقع رکھنا محال است وجنوں کا مصداق ہے۔ ہماری طبائع اپنے ایمان کے اقرار میں۔ اس کی تشریح میں۔ اس کے رنگین بیان میں اس کی معنی خیز تفسیر میں حظ اُٹھاتی ہیں۔ واضعان ضوابط کلیسیائی کو اپنا مطمحِ نظر نہایت ہی وسیع کرنا چاہئے۔ ہندوستانیوں کی طبیعت مذہبی کے رجحان کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ ان کی مذہبی تاریخ کے مدوجزر کو ملاحظہ کرنا چاہئے۔ جہاں تک ہم دیکھ سکتے ہیں۔ ہندوستانی مذہبی کرہ ہوائی میں تجارتی اور بزنس کے اصولوں کو دخل نہیں دیا گیا ہے۔

زیر بحث مسودہ میں شملہ بقدر العلم کے اصول کو بالکل بالائے طاق رکھا گیا ہے۔ حسب ذیل نقائص برای غور بیش ناظرین کئے جاتے ہیں

(۱) اس مسودہ کی تیاری میں مسیحی ایمان کے بیان میں اس قدر اختصار سے کام لیا گیا ہے کہ اس سے ڈر ہے کہ کسی وقت اس ایمان کے بیان کی ضرورت کا احساس ہی جاتا رہے

(۲) اصول عقیدہ اور نائسن عقیدہ کے حوالہ پر ہی انحصار کیا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے ملہذا یسوع مسیح کے تجسم اور کفارہ وغیرہ کی بسیط تشریح و تفصیل ہونی لازم ہے۔

(۳) اس مختصر بیان کے پڑھنے سے خداوند یسوع مسیح کی ذات کے انسانی پہلو پر بمقابلہ الٰہی پہلو کے زیادہ تطرق ہے۔ ہر دو پہلو کی تفصیل کماحقہٗ ہونی مناسب ہے۔

(۴) کم از کم الفاظ 'یسوع مسیح یعنی انسان' کے ساتھ ہی 'جو خود خدائے مجسم ہے' ایزاد ہونے چاہئیں۔ اسی طرح لفظ مکاشفہ کے ساتھ والا لفظ خدا کا تخزن ہونا مناسب ہے۔

ان ترمیمات کی تجویز سے مدنظر یہ ہے کہ جہاں خداوند کے نجات اور مکاشفہ کے کام کا اظہار ہوتا ہو اس وقت اس کے بیان میں یہ گنجایش نہ رہنی چاہئے کہ ان کارہائے خیر کے کرنے والی کوئی علیحدہ ہستی تھی۔ بلکہ وہی خدا جو مجسم ہوا۔ وہی خدا جس کا مکاشفہ ہے۔ خداوند یسوع مسیح بحالت مجسم تھا۔

یہ چند اشارات تو موجودہ مسودہ کی تصحیح اور ترمیم کی خاطر پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ جیسا اوپر بیان ہوا کہ اس پہلی ڈیکلیریشن میں ایمان و مسائل دین کا بیان اس قدر مختصر ہے کہ گویا وہ کسی ترمیم کی محتاج نہیں۔ بلکہ بالکل ناکافی شمار ہو کر ہی ایک تفصیلی بیان ایمان و مسائل دین کا ہونا چاہئے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ چرچ آف انگلینڈ کے بچے کو ہمیں سنِ بلوغت کے اختیارات دینا مدنظر ہو (دیکھو ص ۱۱)

نور افشان

مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء

زمانہ ماضی میں بائبل کی یادگار برکتیں

زمانہ حاضرہ میں بائبل

ہم نہایت اختصار کے ساتھ بائبل کو زمانہ ماضی میں دکھا چکے۔ اب تھوڑا ذکر اس کا زمانہ حاضرہ میں کرتے ہیں ہمارے زمانہ میں بائبل بفضل خدا ۵۷۲ زبانوں میں موجود ہے۔ کم از کم اسے ۵۷۲ زبانیں بولنے والی اقوام پڑھتی اور سمجھتی ہیں۔ ان اقوام کے لئے بائبل مقدس زمانہ حاضرہ کی اقوام دہر کے زمانہ ماضی کو۔

روشن و منور کرنے والا اکیلا رہبر ہے۔

دنیا کی مہذب اقوام کی موجودہ پُشتیں بلاشک اپنی ملکیت میں کوئی نہ کوئی ایسی کتاب رکھتی ہیں جنکو وہ اپنی کتاب کہتی ہیں۔ ان میں اس قوم کے آباؤ اجداد قصص و حکایات پائے جاتے ہیں جس قوم کی وہ کتاب ہے ان میں سے بعض کتابوں کی بابت بلند آہنگی سے دعوے کئے جاتے ہیں کہ وہ ہماری دنیا کے پہلے انسانوں کو ملی تھیں لیکن جب ان کتابوں کو پڑھ کر دیکھا جاتا ہے تو ان میں اسی قوم کے ابتدائی حالات کا کسی کو کچھ پتہ نہیں لگتا جو قوم اُسے مانتی آئی ہے۔ بائبل کو چھوڑ کر مہذب اقوام کی موجودہ پُشت کی کوئی کتاب نہیں جو تاریخ انسانی کی زمانہ ماضی کی تاریکی میں کسی کی رہبر و رہنما ہو سکے۔ اس میدان میں صرف بائبل ہی کتاب ہے جو تاریخ انسانی کی گذشتہ فرو گذاشت میں رہبر کامل کا کام دے سکتی ہے۔

ماہرین تاریخ کے علم و آگاہی سے بنی نوع انسان کی ایک عظیم الشان اقوام کی ہستی جاتی رہی تھی وہ اقوام مصر، بابل، دنینوہ، فنیکی، کنعان کی سات قومیں اور قدیم عرب و ایران و آریہ وغیرہ تھیں۔ تاریخ انسان کو بنانے والے صاحبان نے ان اقوام کی ابتداء و عروج و زوال کی فراموش شدہ حکایات دنیا کی کسی مذہبی کتاب کی رہبری سے حاصل نہیں کیں، پر صرف بائبل مقدس کی روشنی سے دریافت فرمائیں۔ آج کے دن اقوام مذکور اور اُن کی مُردہ زبانیں۔ ان کا فراموش شدہ لٹریچر، اُن کے مذاہب و عقائد بائبل کے وسیلے سے ایسے زندہ ہو گئے ہیں کہ جیسے زمانہ حاضرہ کی اقوام کے۔ اس کے ساتھ ہی تاریخ بائبل کی صداقت قائل کن طریق سے پایۂ صداقت کو پہنچ چکی ہے۔ جس کے ثبوت میں مسیحی لٹریچر میں دفتروں کے دفتر جمع ہو چکے ہیں۔ پس ہمارا بائبل کو زمانہ ماضی کا اکیلا رہبر و رہنما قرار دینا ہرگز مبالغہ نہیں۔ نہ بائبل کی بے جا مدح سرائی ہے۔ بلکہ ایک حقیقت معلومہ کا اظہار ہے۔ جس کے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔

بائبل زمانہ حاضرہ کی رہنما ہے

بائبل نہ صرف زمانہ ماضی کے تاریک زمانوں میں بنی نوع انسان کی رہبر ہے بلکہ وہ زمانہ حاضرہ میں بنی نوع انسان کی رہنما ہے بلکہ سب سے زیادہ رہنما ہے۔ ہر ملک و قوم و زبان میں رہنما ہے۔ بائبل کی رہنمائی کا دنیا کی کسی قوم کی کتاب کو مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ دنیا کی کسی دوسری قوم کی کتاب کو بائبل کے برابر رہبر و رہنما ہونے کا فخر حاصل نہیں۔ نہ فخر حاصل ہوگا۔ آج کے دن دنیا کی جملہ مہذب اقوام بائبل کی روشنی میں زندہ ہیں۔ ہر ایک قوم کا خواندہ بشر بائبل کی روشنی سے روشن ہے۔ اگر زمانہ حاضرہ کی اقوام کی مذہبی کتابیں بھی ان میں سے بعض کو کچھ روشنی دیتی ہوں جو انہیں مانتے ہیں تو وہ بھی ظل چراغ کی روشنی کے ہیں۔ مگر بائبل مقدس زمین پر آفتاب صداقت بنکر چمک رہی ہے۔ ہر قوم و ملک میں اسے اپنی جان و مال تک دیکر لوگ خرید خرید پڑھ رہے ہیں۔ بائبل پچ مچ زمانہ حاضرہ کی رہنما ہے۔ لوگ اس کی رہنمائی پر فدا ہیں۔ اگر آج کے دن اقوام دہر کے افراد کو مذہبی آزادی ملجائے اور بائبل اور دیگر کُتب مذہبی میں سے بہتر کتاب انتخاب کرنے کی اجازت ہو جائے۔ اگر بائبل پسندوں پر سے جبر و تعدی موقوف ہونے کا اعلان ہو جائے تو آج ہی ان کُتب مذہبی کے دوست کروڑوں کے شمار سے سینکڑوں پر آ جائیں جنہیں دُنیا بائبل کے مقابل پیش کر کے اُن کی جبر آتا بعداری کرا رہی ہے اور بائبل پسندوں کا شمار لاکھوں سے کروڑوں پر پہنچ جائے۔ پر فی الحال مخالفین بائبل کا مذہبی جبر بائبل پسندوں کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ علانیہ بائبل کو اپنا رہنما ظاہر کرنے میں تامل فرما رہے ہیں۔ پر بیچ ہے۔

وقت آتا ہے کہ پھر یہ نہ زمانہ ہوگا

بائبل اور زمانہ حاضرہ کے مخالفین

ہم پھر کہتے ہیں کہ بائبل مقدس ہمارے زمانہ میں موجود ہے۔ وہ اپنی ہستی کی آپ شاہد و گواہ ہے۔ زمانہ ماضی میں اہل دنیا کی کایا پلٹنے والی کتاب ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ انیس سو پچیس برس سے بنی آدم کے کثیر گروہ کے دلوں پر حکمرانی کرتی آئی ہے۔ اس وقت اس کی عزت و حرمت کا سکہ کم از کم پچاس کروڑ بنی آدم کے دلوں پر جما ہوا ہے وہ ۵۷۲ زبانوں میں پڑھی جا رہی ہے۔ چھاپہ خانوں میں جس قدر بائبل چھپ رہی ہے، اس قدر دنیا کی کوئی کتاب نہیں چھپتی۔ ریلگاڑیوں اور جہازوں پر جس قدر بائبل سفر کر رہی ہے اُس کا کروڑواں حصہ کسی دوسری کا سفر نہیں کرتا ہے۔ دنیا میں جس قدر بائبل کی بکری ہے کسی دوسری کتاب کو نصیب نہیں ہے دنیا میں جس قدر بائبل کے پڑھنے والے مل سکتے ہیں اُس کا کروڑواں حصہ کسی دوسری کتاب کو نہیں ملا دُنیا میں

جس قدر مخالفت بائبل کی ہو چکی ہے کسی کتاب کی نہیں ہوئی غرضیکہ زمانہ حاضرہ میں ہر ایک مذہب اور ہر ایک قوم بائبل سے برسر جنگ ہے۔ ایسا عالمگیر جنگ بائبل نے گذشتہ زمانہ میں کبھی نہیں لڑا۔ تمام نہاد عیسائی اور غیر عیسائی اقوام اپنی تمام قوت و طاقت سمیت بائبل پر حملہ آور ہیں۔ مگر بائبل اس زمانہ میں بھی ہر ایک قوم و مذہب کے مقابل قائم و ثابت ہے۔ اس کی فتوحات تو ظاہر ہیں بڑے بڑے انقلاب پیدا کرتی ہیں دکھائی دیتیں پر اقوام کو اندر ہی کھاتی جا رہی ہے۔ ان کے آبائی مذاہب کی طاقت و قوت کو اندر ہی اندر فنا کر رہی ہے دنیا کی غیر مسیحی اقوام کے آبائی مذاہب اور ان کے عقائد و رسوم کی بائبل کے مقابل حفاظت کرنا گناہ سمجھتے ہیں ہند کے سناتن دھرم کو ماننے والے اس سے باغی و سرکش ہو کر آ رہے ہیں۔ پھر وہ بجائے سناتن دھرم کی حفاظت و تائید کرنے کے خود اس کی تکذیب پر تل رہے ہیں۔ آج سے پچاس برس پیشتر کے اسلام کی محافظت کرنے والے بائبل کے مقابل کتنے مل سکتے ہیں۔ اب تو اہل اسلام وہابی نیچری۔ اہل قرآن اور احمدی وغیرہ ہو کر خود اپنے ہاتھوں سے آبائی اسلام پر گولہ باری کرتے کرتے نہیں تھکتے ہیں۔ بائبل نے غیر مسیحی اقوام کو اپنے آبائی مذاہب و عقائد کی بیخ کنی پر ایسا لگا دیا ہے کہ اُنہیں خود خانہ جنگی سے فراغت نہیں ہو سکتی ہے۔ پس بائبل مقدس زمانہ حاضرہ کے عالمگیر جنگ میں تاحال فتح مند ہے۔ کیا اس کی اصلیت و اعتبار پر اب بھی شبہ ہو سکتا ہے؟

میڈرڈ ۲ نومبر جنرل بجر یو راقش کے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں اور جنرل کیسٹرو گرونا اور جنرل ملیلہ اور سیوط کے کمانڈر بنائے گئے ہیں۔

(زینہ ارہفتہ وار)

مرحوم و مغفور ڈاکٹر سر جے۔ سی۔ آر۔ یوئنگ ڈی۔ ڈی۔ ایل۔ ایل ڈی۔ لٹ ڈی کے۔ سی۔ آئی۔ ای کی یادگاری میں جلسہ عام

جو ۶ نومبر ۱۹۲۵ء کے روز فورمن کرسچن کالج ہال میں فراہم ہوا

جس میں ہز ایکسیلنسی سر ولیم ملکم ہیل کے۔ سی۔ ایس آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس گورنر آف دی پنجاب صدر جلسہ تھے۔

ڈاکٹر سر جے۔ سی۔ آر۔ یوئنگ۔ پنسلوینیا میں ۲۳ جون ۱۸۵۲ء کے روز پیدا ہوئے۔

۱۸۷۶ء میں جیفرسن کالج واشنگٹن سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔

۱۸۷۹ء میں ویسٹرن علم الٰہی کے مدرسہ پٹسبرگ میں علم الٰہی کی تعلیم کا کورس ختم کر کے پادری کے عہدے پر ممتاز ہوئے

۱۸۷۹ء میں ہی مشنری ہو کر ہندوستان تشریف لائے

۱۸۸۴-۱۸۷۹ء تک فتح گڑھ یو۔ پی کے مشن ہائی سکول کے پرنسپل رہے۔

۱۸۸۸-۱۸۸۴ء تک سہارنپور کے علم الٰہی کے مدرسہ میں پروفیسر رہے۔

۱۹۱۸-۱۸۸۸ء تک فورمن کرسچن کالج لاہور کے پرنسپل رہے

۱۹۰۶ء میں آپ کو قیصر ہند کا گولڈ میڈل ملا۔

۱۹۱۷-۱۹۱۰ء تک آپ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے

۱۹۱۵ء میں کشور ہند کے کمپینین بنے

۱۹۲۲-۱۹۱۸ء تک پریسبٹیرین امریکن مشن ہند کے سکریٹری رہے۔

۱۹۲۲ء میں آپ امریکہ تشریف لے گئے۔

۱۹۲۳ء میں آپ نائٹ کمینڈر آف دی انڈین امپائر ہوئے۔

۱۹۲۵-۱۹۲۴ء تک آپ فارین مشن بورڈ پریسبٹیرین چرچ امریکہ کے پریزیڈنٹ رہے۔

۱۹۲۵ء اگست کی ۲۰ تاریخ کے روز پرنسٹن این۔ جے یو۔ ایس۔ اے میں رحلت فرما ہوئے۔

پروگرام

۱۔ ایک قرارداد۔ سر محمد شفیع۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔

۲۔ اڈریس۔ سر جان مینارڈ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ وائس چانسلر۔

۳۔ اڈریس۔ ایس کھوک صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل بی

۴۔ اڈریس۔ پادری ایچ۔ سی۔ ویلٹی صاحب ڈی۔ ڈی پریزیڈنٹ بورڈ آف ڈائرکٹرز ایف۔ سی۔ کالج۔

۵۔ قرارداد۔ ایس۔ ایچ۔ عبد القادر کے۔ بی وزیر تعلیم پریزیڈنٹ گریجوئیٹس ایسوسی ایشن ایف۔ سی۔ کالج۔ لاہور۔

۶۔ اڈریس۔ منوہر لال صاحب ایم۔ اے۔ اسکولر۔ بار ایٹ لا۔

۷۔ اڈریس لالہ رگھو دیال صاحب ایم۔ اے۔

۸۔ قرارداد۔ کے۔ ایل۔ رلیا رام اسکوائر۔

۹۔ اڈریس پادری سی۔ ایچ۔ رائس پی۔ ایچ۔ ڈی۔ وائس پرنسپل ایف۔ سی۔ کالج۔

۱۰۔ ریمارکس۔ سر ملکم ہیل۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ چیرمین۔

۱۱۔ دعا۔ پادری ایچ۔ ڈی۔ گرسولڈ۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی

جلسہ عام

قریباً دو صد صاحبان جلسہ عام میں شریک تھے جن میں ہر ایک جماعت کے رہبر و لیڈر شامل تھے مجلس

تعلیم کے افسران سٹوڈنٹس اور صوبہ پنجاب کے اعلیٰ حکام اس تماشہ میں داخل تھے۔ یہ جلسہ عام ایف سی کالج ہال لاہور میں ۷ نومبر کی شام ہؤا۔ ہز اکسیلنسی سر ملکم ہیلی پریزائڈ کر رہے تھے۔

جن صاحبان نے ایڈریس دیئے انہوں نے سر جے سی آر یوئنگ کی عظیم الشان شخصیت اور آپ کی خدمت پر کافی روشنی ڈالی۔ سر محمد شفیع نے قرارداد پیش کی کہ مرحوم ڈاکٹر سر یوئنگ کے خاندان کو ہمدردی بھرا پیغام بھیجا جائے۔ وائس چینسلر صاحب نے آپ کو اپنے ہمرتبہ ہونے کی حیثیت سے دکھایا اور بیان کیا کہ میں صرف آپ کو ہی نہایت اعلےٰ درجہ پر خیال کرتا ہوں ایس کھڑک سنگ صاحب نے ڈاکٹر یوئنگ کے دل و دماغ کی اعلےٰ قابلیت کا اظہار فرمایا۔ ڈاکٹر ولیٹی نے ڈاکٹر یوئنگ کا ہم خدمت و دوست ہونے کے اعتبار سے ذکر فرمایا کہ ڈاکٹر یوئنگ عظیم الشان افراد انسانی میں عظیم الشان تھے اور نہایت حلیموں میں حلیم تھے۔

وزیر تعلیم کے۔ بی۔ بی شیخ عبد القادر صاحب بیماری کی وجہ سے شریک جلسہ نہ ہو سکے۔ مسٹر منوہر لال صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے رائے پیش کی جسکی لالہ تھو دیال صاحب نے تائید کی کہ ایک کمیٹی وزیر تعلیم کے ساتھ مقرر کی جائے جس کے صدر وزیر تعلیم ہوں جو مرحوم ڈاکٹر یوئنگ کی یادگار سی قائم کرنے کی کوئی تجویز کریں۔ مسٹر کے۔ ایل رلیا رام صاحب نے فرمایا کہ جلسہ ہذا کی کارروائی شائع کی جائے اور اس بات پر زور دیا کہ ڈاکٹر سر یوئنگ کی یادگار قائم رکھی جائے جنہوں نے پنجاب کی ہر ایک جماعت کے لئے قیمتی خدمات انجام دی ہیں۔ اس کی تائید ڈاکٹر رانس نے بھی کی۔

آخر میں ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ اگرچہ میں مرحوم ڈاکٹر جے سی آر یوئنگ کی بابت اس طرح نہیں بول سکتا جیسا کہ ایک جان پہچان دوست کی بابت بول سکتا ہوں تو بھی اُن کی عظیم شخصیت اور کام کی بابت سب کچھ جان چکا ہوں جو ان سب کے لئے کافی ثبوت ہے جو شخصی طور سے ڈاکٹر سر جے سی آر یوئنگ سے خاص تعارف نہ رکھتے تھے۔ آخر میں ڈاکٹر گرسوالڈ کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہؤا۔

یروشلم پر خُدا کی برکت

مس لارا ز ائڈ فورڈ صاحبہ لیگہ جرنل میں ایک حیرت انگیز واقعہ کا یوں اظہار کرتی ہیں۔

اِمسال یروشلم میں ۹ انچ سے کم بارش پڑی حالانکہ گذرے سال ۲۵ انچ بارش ہوئی تھی۔ لوگوں کو پانی کی نہایت ہی شدید قلت ہو گئی۔ نلکے تھوڑا عرصہ چلکر بند ہو جاتے تھے۔ اور جہاں نلکے نہیں پہنچے تھے۔ لوگوں کو ناقابل برداشت رقوم ادا کر کے پانی حاصل کرنا پڑتا تھا۔ چند ہفتے ہوئے سردار ربی نے لوگوں کو بلایا اور بارش کے لئے دعا کی مگر کوئی بارش نہ ہوئی۔ آئندہ جمعہ کے روز مسلمانوں نے مسجد میں ایک اجتماع عظیم فراہم کر کے دعا کی۔ اور اذان کی بلند آوازوں سے شہر گونج اُٹھا۔ مگر بارش کا نام و نشان نہ تھا۔ اتوار کے دن صبح کی عبادت میں یروشلم کے جناب بشپ صاحب نے اعلان کیا کہ سوموار کو ۴ بجے بارش کی خاطر دعا کی جائیگی۔ اجتماع میں ہائی کمشنر یروشلم کا گورنر اور دیگر مسیحی مسلم اور یہودی سرکاری افسر بھی شامل ہوئے۔ جناب بشپ صاحب نے قوم کے گناہوں کا اقرار کر کے خُدا سے رحم اور معافی کی التجا کی۔ عبادت کے اختتام سے پیشتر ہی آسمان یکایک ابر آلود ہو گیا اور بارش ہونے لگی۔ اور پھر جب لوگ گھروں کو پہنچے تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ جو کامل ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک عام ہو گئی۔ لوگوں نے یاد کیا کہ موسےٰ نے اپنا عصا آسمان کی طرف اُٹھایا اور خداوند نے گرجایا اور اولے بھیجے"۔ خروج ۹: ۲۳۔ "پیشتر اس کے کہ وہ پکاریں میں جواب دونگا۔ اور وہ ہنوز نہ کہہ چکینگے کہ میں سُن لونگا"۔ اشعیاہ ۶۵: ۲۴

دعاؤں میں یہ استجابت کیسے آگئی؟ کیا یہودی، مسیحی اور مسلمان واحد خدا پر یکساں ایمان نہیں رکھتے؟ ہاں یہ سچ ہے۔ مگر خدا نے دعا کی مقبولیت کی ایک ہی راہ ٹھہرائی ہے۔ یعنی "مسیح کے نام سے"۔ اس بارش کا سمجھدار لوگوں پر خاص اثر ہؤا ہے۔ ایک یہودی تاجر نے مجھ سے کہا کہ خدا ضرور ہماری بے ایمانی کی سخت سزائیں دیگا"۔ (لیگہ جرنل)

پس ضرور ہے کہ ہم یہودیوں کے لئے دعا کریں کہ خُدا اُن کو مسیح پر ایمان لانے کی توفیق دے۔

نعمان

سالویشن آرمی کی خدمات

حال ہی میں مہاراجہ پٹیالہ لنڈن میں مکتی فوج کے صدر مقام میں تشریف لے گئے۔ کمشنر ہگنس نے بیان کیا کہ مکتی فوج کے ۴ ہزار افسر اس وقت دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ صدر مقام سے ہر سال ایک لاکھ پونڈ ہندوستان میں کام کے لئے بطور امداد روانہ کیا جاتا ہے جس کا ایک حصہ مہاراجہ صاحب کی ریاست میں خرچ ہوتا ہے۔ سال آئندہ میں جنرل بوتھ کی ۷۰ سالہ سالگرہ منانے کے لئے ایک تجویز یہ کیگئی ہے۔ کہ ہندوستان میں ہسپتال کھولے جائیں۔ جن میں ایک جذام خانہ اور آفسر ٹریننگ مراکز شامل ہوں۔ امید ہے کہ سالویشن آرمی کے فیوض کو ہند میں بہت کچھ ترقی دی جائیگی۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ مکتی فوج ہند میں حیرت انگیز کام کر رہی ہے

اس کا کام جرائم پیشہ اقوام میں بالخصوص قابل تعریف ہے، جنہیں اب بدعادات سے روکا جا رہا ہے۔

کمشنر بوتھ صاحب نے بیان کیا کہ تخمیناً ۵ ہزار آدمیوں میں ہمارا کام ہو رہا ہے جو ہندوستانی مہاراجہ صاحب سے دروازہ پر ملاقی ہوتے ہیں۔ ان کو کلیٹن میں تعلیم دی جا رہی ہے تاکہ ہندوستان جا کر بطور افسران کام کریں۔ اس ہفتہ میں ۵۰ جوان ہندی اس تعلیم کے لئے اس ملک میں آ رہے ہیں۔

اس کے بعد مہاراجہ صاحب نے اکثر جگہوں کا ملاحظہ کیا اور روانگی سے قبل مختصر تقریر میں بتایا کہ میں آپ کے صدر مقام کو دیکھ کر نہایت خوش ہوا ہوں۔ جنرل بوتھ وہ پہلے شخص ہیں جس نے مصیبت زدوں کی امداد اور نسل انسانی کی بہبود کی خاطر فوجی طرز پر کام کو ترتیب دینے کا خیال کیا۔ آپ نے اپنے نیک نمونہ سے کارندوں کی ایک کثیر تعداد کو نظام واحد میں منظم کر لیا ہے۔

مہاراجہ صاحب نے کہا میں خود ایک فوجی ہوں اور مکتی فوج کی ان جنگی کوششوں سے ہمدردی رکھتا ہوں جو کہ بدی کے استیصال اور غریبوں کی تمدنی حیثیت میں ترقی دینے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ گو میں آپ کا ہم مذہب نہیں تاہم صداقت بلاشبہ ایک جوہر ہے اور ضرور ہے کہ سب مذاہب کے لوگ برادری میں شامل ہو کر غریبوں کی مدد میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہو جائیں۔ مکتی فوج نہایت عمدہ کام کر چکی اور کر رہی ہے۔ اور میں آپ کے کام کی شرافت اور خود انکساری کو دیکھ کر محظوظ ہوا ہوں۔

خان

کلکتہ ۲۹ اکتوبر آج دوپہر کے ساڑھے بارہ بجے ہوجیٹی کے ایک گدام میں آگ لگ گئی۔ اس گدام میں گندھک تیل اور دیگر معدنی اشیا کا ذخیرہ تھا۔

بچوں کے لئے کہانی

غریب سروی

جب دنیا بچپن کی حالت تھی اہل دنیا جمع ہوئے تاکہ زندگی کی دولت کو تقسیم کریں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنوں ہر ایک قوم کا صرف ایک ہی مرد ہوتا تھا اور ایک ہی عورت۔ اور جو کچھ ان میں سے ہر ایک نے پسند کیا وہ ہزار ہا پشتوں کی وراثت ہو گیا ہے۔ یہ مجلس نہایت سنجیدہ اجتماع تھا۔

پہلے اطالی بولا۔ "ہم عقل لینگے"۔

اہل برطن نے کہا "ہم کو سمندر درکار ہے"۔

ترک نے کہا۔ "ہمیں کھیت دے دو"۔

روسی نے کہا۔ "ہمیں جنگلات اور کانیں چاہئیں"۔

اہل سرویا نے کہا۔ "پتہ نہیں کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔

ہندی نے کہا۔ "ہمیں فلسفہ اور امن کی ضرورت ہے"۔

فرانسیسی نے کہا "ہمیں دولت اور جنگ کی احتیاج ہے"۔

جرمن نے کہا۔ "ہمیں موسیقی اور شراب کی حاجت ہے"۔

جاپانی نے کہا۔ "ہم پھول اور مصوری لینگے"۔

سروی نے کہا۔ "اب تک ہمیں نہیں معلوم کہ کیا درکار ہے"۔

اس طرح تمام جہان کی قوموں نے سب کچھ تقسیم کر لیا اور اب سوائے مفلسی اور شش و پنج کے کچھ نہ رہا۔ چنانچہ آج کے روز تک اہل سرویا کا کوئی ارادہ ہے اور نہ ہی دولت دنیا ان کے پاس ہے تاہم اس روز کے بعد چند اشیا ان کو بھی عطا کی گئی ہیں۔ مثلاً بہادروں کی کہانیاں، پریوں کے

فسانے اور گیت۔

بچو۔ بتاؤ۔ تم کیا لو گے

خان

دونوں میں سے کون

ماہر سوار دونوں گھوڑوں پر پاؤں رکھ سکتے ہیں۔ یعنی ہر ایک پر ایک پاؤں۔ اور بغیر گرنے کے نہایت تیزی سے سرپٹ دوڑا سکتے ہیں۔ مگر ضرور ہے کہ دونوں گھوڑے نزدیک رہیں اور ایک ہی جانب کو دوڑیں۔ مگر آج تک کوئی ایسا سوار نہیں ہوا جو مختلف سمتوں میں جانے والے دو گھوڑوں پر سوار ہوا۔ جب اس قسم کے دو گھوڑوں پر سواری ناممکن ہے ویسے ہی دو مالکوں کی تابعداری محال ہے۔ ہمارا ایک مالک مسیح ہے۔ اس کی پیروی اور اطاعت کا یہ مطلب ہے کہ ہم تمام ان اشیاء کو ترک کر دیں جنکی جانب دنیا جسم اور ابلیس ہماری گناہ آلود فطرت کو لے جاتے ہیں۔ جو چیز ہمیں مسیح سے دور کرے خواہ وہ جسم کی خواہش، آنکھ کی خوشی یا زندگی کی مسرت ہو۔ اور جو چیز ہماری فطرت کو بدیوں کی غلامی میں جکڑنے والی ہو۔ اور ہر ایک ایسی چیز جو ہمیں خدا کی محبت اور اطاعت اور نیک زندگی گذارنے کی خواہش و رغبت سے باز رکھے وہ دولت یا جہیز ہے۔ جو اشیا خدا نے ہمارے فائدہ اور خوشی کی خاطر بنائی ہیں ہم اُن سے فائدہ اٹھانے کے جائز حقدار ہیں۔ لیکن ہمارا یہ حق نہیں کہ انہیں خدا سے بڑھ کر عزیز جانیں اور اعلیٰ اور مقدس ترین زندگی کی چیزوں کو فراموش کر دیں۔ خدا کی محبت اور اطاعت کا درجہ سب سے بالا ہونا چاہئے۔ مسیحی دین ہندوؤں کی دیوالی کا اسلئے قائل نہیں کہ اس میں دولت کی پرستش کی جاتی ہے۔ سچ ہے کہ کوئی نوکر دو

ایک نئی ہوائی

آریہ گزٹ جس کا اڈیٹر اس وقت بفضل خدا ایک ایم۔ اے ہے۔ اپنے آریہ گزٹ میں ایک تازہ خبر جو علم دوست اصحاب کے لئے ایک مضحکہ خیز ہے شائع کر کے پبلک کو ناحق پریشان کرنے کی تدبیر کر چکا ہے۔ آپ لکھتے ہیں "کہ مسٹر ایم ایس راما سوامی بی۔ اے۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے لکچر کے دوران میں ایک نہایت عجیب اور اہم انکشاف کیا اور کہا کہ حضرت مسیح ساحل مدراس میں رہنے والے تھے اور تامل نسل کے تھے۔ آپ نے اس دعویٰ کی سچائی میں کافی ثبوت بہم پہنچائے ہیں جن سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی ہے کہ حضرت مسیح کی زبان تامل ہی تھی اور انجیل مقدس تیلگو زبان میں نازل ہوئی تھی۔ دیکھئے عیسائی صاحبان اس کا کیا جواب دیتے ہیں"۔ (۱۵ نومبر)

ہم اس بات سے ہرگز آریہ گزٹ کی ہوائی کے جواب دہ نہیں بنجاتے۔ ایسی بے پرکی ہمیں بھی اڑانا آتی ہے جب آپ دعوے مذکور کی سچائی کے آنے والے نمبروں میں ثبوت نقل کرینگے تو اس وقت اسے عیسائی دیکھ لینگے۔ فی الحال پولیس افسر کا دعوے آپ کے نزدیک تو سچا ہے۔ تو کیا بہتر نہیں کہ اسے ستیارتھ پرکاش میں لکھوا دیا جائے۔ تاکہ ایک ملہم کی تائید کے ساتھ یہ سوال عیسائیوں کے روبرو آئے اور وہ جواب کے لئے مجبور ہوں۔ لیکن اگر ابھی جواب لینا ہو تو اس قدر ہے کہ عیسائیوں کی انجیل ۷۰۲ زبانوں موجود ہے۔ اس لئے ان زبانوں کے بولنے والوں میں یسوع مسیح پیدا ہو چکا ہے۔ انہیں میں سے ایک زبان تامل بھی ہے۔

(۲) اسی پرچہ میں پنڈت وشوبندھو اچاریہ لکھتے ہیں کہ

میں پالم پور گیا۔ آریہ سماج مندر کو تالا لگا ہوا تھا بازار میں ہر چند کوشش کی گئی کہ کسی آریہ بھائی کے درشن ہوں۔ لیکن ہم ناکامیاب رہے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہاں آریہ پُرش موجود ہیں ہمارے تجربہ نے بتا دیا کہ اس میں مبالغہ تھا بالآخر کوئی ۲ گھنٹے کے بعد منتری مہاشہ کے درشن ہوئے۔ آپ نے مندر کا تالا توڑ کر ہمیں اندر آرام کرنے کی اجازت بخشی۔ باقی مقاموں پر آریہ سماج کا نام بھی نہ تھا۔ آریہ سماج ہر سالانہ جلسے ہوتے ہوں اور پھر سارا دن بغیر کسی مہاشہ (آریہ) کے درشن کے گذر رہے۔ یہ بات ذرا دل میں کھٹکتی ہے"۔ . . . ایک پُرانے ساتھی کے درشن ہوئے۔ انہوں میرے سوال کے جواب میں کہا جن دنوں کی آپ نے یاد دلائی ہے۔ میں آریہ سماج کے پرچار کی کمی کو محسوس کرتا تھا اور فی الحقیقت رات کو سو بھی نہ سکتا تھا لیکن اب میں خیال کرتا ہوں کہ وہ جوانی کا اندھا دھند جوش تھا۔ اب میرا من سمجھ چکا ہے۔ دنیا کو دیکھ لیا ہے اور آریہ سماج کو بھی اس کے اصلی رنگ میں دیکھ رہا ہوں وغیرہ (آریہ گزٹ)

بیچارے آریہ اچاریہ جی کی آنکھیں کھل گئی ہیں کہ جو لوگ یہ دعوے کرتے ہیں کہ مسیحی دین کو آریہ دھرم سے کوئی گزند پہنچائی وہ بالکل نا راستی پر ہیں اور یہ آریہ سماج کی فتح کے بڑے بول صرف دور کے ڈھول اور ڈھول کے پول ہیں۔

(۳) آریہ گزٹ کہتا ہے کہ

کوئی سوسائٹی یا کوئی جماعت بغیر مخصوص سدھانتوں (عقیدے) کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہندو ابھی تک ہندو دھرم کی کوئی مختصر مگر جامع تعریف نہیں کر سکتے اور کئی ایک مدبروں نے کھلم کھلا یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہندو دھرم میں سنگٹھن کرنے والا کوئی خاص اصول نہیں پایا جاتا۔ جہاں تمام عیسائیوں کا عقیدہ ایک ہے وہاں اس کے مقابلہ میں ایک ہندو کا کوئی عقیدہ ہی نہیں یہ تسکر ہے کہ مسیحیوں کے ایمان کی ایک دنیا قائل ہو رہی ہے۔

نعمان

گوردوارہ گنگ سر کرتارپور کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اخبار دیش سیوک (جالندھر شہر) نے کرتارپور ضلع جالندھر کے ایک گوردوارہ کے متعلق بعض جوش انگیز مراسلات شائع کی ہیں جن میں سکھوں کو وہاں مورچہ قائم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اخبار مذکور کے ۱۰ ستمبر کے پرچہ میں میں ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ گنگ سر گوردوارہ پانچویں بادشاہ کا مقدس استھان ہے۔ لیکن اس پر خائن اور غیر دیانتدار لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ نیز نظم میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہاں عورتوں کی بےحرمتی کی جاتی ہے۔ آخر میں سکھ قوم کو بزور تاکید کی گئی کہ وہ جیسے بھی ممکن ہو گوردوارہ کو غیر کے قبضہ سے چھڑائے۔ اس کے بعد پھر ۱۷ ستمبر کی اشاعت میں ایک مضمون شائع کیا گیا جس میں گنگ سر گوردوارہ پر قبضہ کرنے کا اشتعال دلایا گیا اور یہ بیان کیا گیا کہ وہاں بدانتظامیاں ہوتی ہیں اور مذموم رواج اور شیطانی رسوم پر عمل کیا جاتا ہے۔ نیز اسی مضمون میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا کہ سردار نارائن سنگھ ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کی غفلت کی وجہ سے اس تواریخی گوردوارہ کو گوردوارہ ایکٹ کی جدول الف میں شامل نہیں کیا گیا اور جب تک اس تواریخی گوردوارہ کو پنتھ کے قبضہ و اہتمام میں نہیں لایا جائیگا سکھوں کے جذبات فرو نہیں ہونگے۔

یہ مراسلات غلط بیانی۔ غیر ذمہ داری اور

خود ساختہ بیانات کی اشاعت کی یہ بہ مثال ہیں۔ اصل واقعات یوں ہیں کہ کرتارپور میں گنگ سر کے نام سے دو گوردوارے ہیں۔ اصلی گنگ سر گوردوارہ ایک چھوٹا سا لیکن ایک قدیم اور تواریخی استھان ہے جو دس گورو صاحبان میں سے ایک کی زندگی کے حالات سے وابستہ ہے۔ یہ استھان پہلے ہی سے اکالیوں کے قبضہ میں ہے۔ لہذا اسے دوبارہ حاصل کرنے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ دوسرا گوردوارہ پہلے گوردوارہ سے بہت بڑا استھان ہے اور وہاں بہت سا روپیہ بطور نذر چڑھایا جاتا ہے۔ اس گوردوارہ کا نام بھی گنگ سر ہے اور اس کو چند سال ہوئے اس کے موجودہ گورو کی والدہ نے اپنے خاوند کی یادگار میں تعمیر کیا تھا۔ لہذا اسے "تواریخی" گوردوارہ کہنا اصل واقعات کی صورت کو مسخ کرنا اور ان کو جھٹلانا ہے۔ اس استھان میں ہندوؤں کی مورتیاں اور بت ہیں اور یہاں بہت سے ہندو اور گورو کے دیگر مالیہ پیرو پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ہندو عورتیں بھی اس استھان میں آتی ہیں۔ لیکن آج تک کوئی شکایت ایسی نہیں سنی گئی کہ کسی کی بے عزتی ہوئی ہو۔ سکھوں کا اس گوردوارہ کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس قسم کی تحریروں سے جو کذب بیانی اور واقعات کی غلط تعبیر پر مبنی ہوں عوام کے دلوں پر نہایت مضطرب اثر پیدا ہوتا ہے جس سے نقصان دہ نتائج کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

انڈین سول سروس کا امتحان کا مقابلہ

۱۶ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے پنجاب گزٹ میں انڈین سول سروس کے اس امتحان مقابلہ کے ضوابط شائع ہوئے ہیں جو ۱۹۲۶ء میں لنڈن میں منعقد ہوگا۔ اس امتحان کے لئے جس قدر اشخاص منتخب کئے جائینگے ان کی تعداد آئندہ شائع کی جائیگی۔ اُمیدوار کو چاہئے کہ وہ اپنی درخواستیں صاحب سکریٹری سول سروس کمیشن۔ برلنگٹن گارڈنز۔ لنڈن ڈبلیو آئی کے پتہ پر ۱۵ مئی ۱۹۲۶ء تک ارسال کر دیں

دستخط مظفر خاں

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

لاہور۔ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۵ء

اپیل

خاکسار خان صاحب طالب الدین کھانڈوا آشرم

کے لئے مالی امداد اور سرگرم مسیحی خدمت کے ہندوستانی مسیحیوں سے اپیل کرتا ہے۔ آشرم سرگرم مسیحیوں کو تبلیغ کے لئے تیار کریگا۔ آشرم اپنے اس نیک مقصد میں صرف ہندوستانی مسیحیوں کی امداد اور تعاون سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ خاکسار ہر ایک (ازا دتمیز فرقہ) سے بالا مسیحی کی امداد کو شکر گذاری سے قبول کریگا اور ملتجی ہے کہ ہندوستان کو سیدھے سادھے اور دیسی طریقوں پر مسیح کے قدموں میں لانے کی کوشش کے کار خیر میں ہاتھ بٹائیں۔

آشرم سیوکوں کے لئے عارضی قیام گاہ ہوگا اور اشد ضرورت کی حالت میں ان کو امداد مالی بہم پہنچائیگا۔ سیوک گشت کرتے ہوئے تبلیغ کا کام کرینگے۔ کھانڈوا ان کا صدر مقام ہوگا۔ مالی اور انتظامی معاملات کے لئے کمیٹیاں ہونگی۔ جو کہ ذمہ دار تعلیم یافتہ اور صاحب حیثیت اصحاب پر مشتمل ہیں۔ سیوکوں کی تعلیم کے انتظام پر غور و فکر ہو رہی ہے۔ اس غور و فکر کا نتیجہ ذی فہم علماء اور تجربہ کار اصحاب کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا جاویگا۔ سیوکوں کی تربیت کا انتظام جو کہ ان کو اس خدمت اعلےٰ کے لئے تیار کرے کمیٹی کے سپرد ہوگا۔

کمیٹی نے فی الحال یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی مسیحی جماعت کے روشن دماغ لیڈروں سے ایک پُر زور اپیل کے بعد اس تجویز پر عمل کیا جاوے اور ان اصحاب کی مدد زر و اشخاص سے خداوند کے جلال کے لئے بنیاد رکھی جاوے۔

آشرم کلیسیا میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور ہندوستان کے اس حصے میں اپنی قسم کا ایک ہی مقام ہے۔ خادمانِ آشرم ہر ایک ملت و فرقہ کے مسیحیوں کو مدعو کرتے ہیں کہ روحانی اور اخلاقی مدد سے آشرم کو قابل فخر بلندی اور کامیابی کے زینہ پر پہنچا دیں تاکہ جو بیج کہ کھانڈوا میں بویا گیا ہے اس کے پھل سے ہندوستان کی دور و نزدیک کی مختلف اقوام و مذاہب مستفید ہوں اور خدا کا جلال ظاہر ہو۔

زنجیروں میں جکڑا ہوا ہندوستان دنیا کو منور کرنے والے سورج کی روشنی سے محروم کر رہا ہے۔ روشنی کی شعاعیں چمک کر معدوم ہو گئی ہیں۔ ہم مسیحیوں کو تا ہنوز اپنی ذمہ داریوں کا احساس پورے طور پر نہیں ہوا ہے۔ ہماری کم ہمتی اور ایمان کی کمزوری روشنی کے پھیلنے میں مخل ہوئی ہے۔ اور اس دن تک بھی ہندوستانی مسیحی کلیسیا کی طرف سے کوئی متفقہ جدوجہد نہیں کی گئی۔ چونکہ تبلیغ کے اہم کام کو پورا کرنے نیشنل مشنری سوسائٹی کی قابل تحسین خدمات بھی ادھوری رہی ہیں۔

یہ موقعہ ہے کہ ہم سب متفق ہو کر اپنی ملت کی طاقت کو روحانی کاموں میں صرف کریں۔ اب چاہئے کہ ہندی . . . مسیحی نیند سے بیدار ہو کر مسیح کی صلیب کو ہندوستان کے تاریک حصوں میں لے جاویں اور مسیح کی . . . تقویت بخش روشنی کو ہر ایک گھر میں پہنچا دیں۔ اور تفرقے . . . جماعتی غرور اور مصنوعی رکاوٹوں کو الگ کریں۔

مسیحی جماعت مشنری سوسائٹیوں کی . . . امداد کے

سے مشکور ہے۔ مگر اب اس امر کا احساس ہونا ضروری ہے کہ ہندوستان کی بشارت ہم اور اپنے ہموطنوں کی نجات کی ذمہ واری ہم پر ہو۔ اور اب مسیح کی صلیب کو مردانہ وار اٹھا کر آگے بڑھنا ہوگا۔

اب بشارت کے جوش کی علامتیں نمودار ہیں اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ مسیحی سپاہی دلیرانہ مسیح کی منور صلیب کو اُٹھا کر میدانِ جنگ میں داخل ہو کر متحدہ قوت استعمال کریں۔

کاش مسیحی نعرہ جنگ کو سن کر اپنی قوت کو آشرم کے واسطے استعمال کریں تاکہ اس کی روشنی دور دور تک پھیلے اور دوسروں کے واسطے نمونہ بنے۔ اگر یہ انتظام ترقی پذیر ہوا تو یہ کمزوروں اور ناپائیداروں کو تقویت بخش کر دیگر مذاہب کے مقابلے میں مضبوط کریگا اور یہ انتظام ذات پات اور چھوت چھات کا ملیامیٹ کریگا اور مسیحی برادری قائم کر کے تفرقوں کو دور کریگا ہم مسیح کے نمونہ کو دیکھ کر اس کے پیچھے ہو لئے ہیں اس کا نمونہ ہم کو مصائب سے نکال کر انجام نیک تک پہنچائیگا۔

خاکسار۔ (خان صاحب) طالب الدین پریذیڈنٹ
کھانڈوا آشرم کمیٹی۔ انجمن پور بی۔ این۔ ریلوے
رائے پور۔ سی۔ پی۔

گمشتہ فرزند کی تلاش

ناظرین زر افشاں کو خبر دی جاتی ہے کہ میرا فرزند بنام ولیم ین لڈل عرصہ دو ہفتہ سے کسی سے ناراض ہو کر گھر سے چلا گیا ہے۔ اس کے پاس صرف ریکٹ مرمت کرنے کے چند اوزار ہیں۔ اگر کسی صاحب سے ولیم ین لڈل ملے ہوں یا جن کے پاس ٹھہرے ہوں اور یا جن صاحب سے کسی شہر جانے کا ذکر کیا ہو وہ صاحب برائے مہربانی مندرجہ بالا باتوں کی خبر بذریعہ تار و دیگر مشکور فرمائیں۔ تار و خط کے اخراجات کے زیر بار ہم ہونگے۔

غمزدہ۔ مسز۔ اے۔ سی۔ لڈل
مشن احاطہ سہارنپور

خبریں

پیرا ۸ نومبر ایک ترکی اخبار نے جسے ترکی سرکاری اخبار سمجھا جاتا ہے مطالبہ کیا ہے کہ ترکی میں جمعہ کی بجائے اتوار کو تعطیل ہوا کرے۔ تاکہ ترکی مغربی طاقتوں کی لائن میں آجائے۔

(رینے ماترم)

یہ طے ہوا ہے کہ ڈربیٹرس کی فیس اس طرح رکھی جائے (۱) تیس روپیہ (۲) سو روپیہ (۳) ڈھائی سو روپیہ (۴) پانچ سو روپیہ (۵) ایک ہزار

ڈربیٹرس فیس کے موافق الگ الگ درجوں میں بٹھائے جائینگے۔ عورتوں کی فیس دس روپیہ رکھی گئی ہے۔ ٹکٹ خریدنے والوں کو جلدی کرنا چاہیے کیونکہ زیادہ ٹکٹ فروخت ہو جانے پر ٹکٹ فروخت ہونا بند ہو جاویگا۔ ٹکٹ خریدنے کے لئے سری روپ چند جی جین منتری کانگریس ٹکٹ کمیٹی (کانپور) کو لکھنا چاہیے۔

(د۔ا)

لندن ۸ نومبر۔ گذشتہ رات لندن میں بالشویک سفارتخانہ میں انقلاب روس کا دن نہایت شاندار طریق سے منایا گیا ہے۔ پانچسو اصحاب کو مدعو کیا گیا تھا۔ ان میں بڑے بڑے بنکر سیاست دان اشخاص شامل تھے۔

برلن میں یہ دعوت اس سے بھی بہت زیادہ پُر رعب و ذیشان تھی اور وہاں ۸۰۰ مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

(د۔ا)

پیرس ، نومبر۔ موسیو پینلیو نے اپنی خسارہ فنڈ کی سکیم پیش کر دی ہے۔ اس کی رو سے فرانس ہر شخص پر جسکی عمر ۱۸ سال یا اس سے زیادہ ہو ۲۰ فرنیک ٹیکس لگایا جائیگا۔ اس کے علاوہ لوگوں کی ذاتی جائیداد پر بھی ٹیکس لگایا جائیگا۔ اور لوگوں کو یہ اجازت ہوگی کہ وہ اس ٹیکس کو پھیلا کر چند سالوں میں ادا کر دیں۔ مگر جو لوگ اپنا ٹیکس ایک سال میں دینگے۔ انہیں ایک چوتھائی ٹیکس معاف کر دیا جائیگا۔ جو لوگ تین سال میں ٹیکس ادا کر دینگے انہیں ۱۰ فی صدی معافی ملیگی۔ امید کی جاتی ہے کہ خسارہ فنڈ سے ۵۹ کروڑ فرنیک قرض ادا ہو جائیگا۔ چونکہ بنک فرانس سے قرضہ بہت لیا جا چکا ہے۔ جو معاہدہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہے۔ اس لئے یہ تجاویز ۱۲ نومبر تک پارلیمنٹ سے پاس کرائی جائینگی۔ چیمبر کی مالی کمیٹی نے خسارہ فنڈ کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔ لیکن اس کی حدود کے متعلق سخت اعتراض کئے گئے ہیں۔

موسیو پینلیو کی سکیم کی رو سے ۵۰ ہزار فرنیک سے زیادہ تنخواہ پانے والے اصحاب پر ۳ سے لیکر ۵ فی صدی تک ٹیکس لگیگا۔ اور اس سے زیادہ سرمایہ پر جو پہلے ایکٹ میں نہ لگایا گیا ہو ۸ فی صدی ٹیکس لگایا جائیگا۔

مالی کمیٹی نے اشتراکیہ ممبران کی طرف سے موسیو میلوی اور موسیو رونے اس سکیم پر موسیو پینلیو کے سامنے نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا کہ میں آپ کی ترامیم تو منظور کر لونگا۔ مگر اپنی سکیم کو اٹھا نہیں سکونگا۔

(د۔ا)

پیرس ۸ نومبر - موسیو پاول ہائی کمشنر شام نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم شام میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں کہ جلد ترنگ سے رپورٹ کریں کہ یہ سیلف گورنمنٹ کے قابل ہے - مگر فی الحال ہمیں لفظ تخلیہ اور انقطاع اپنی لغت سے نکال دینے چاہئیں - ہم امن چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ عزت بھی -

دمشق ۸ نومبر - شہر میں امن ہے لیکن صورت حالات ابھی نازک ہے - شہر کے باہر حامیان آزادی کی منظم جماعتیں پھر رہی ہیں - دمشق کے شمال میں قصبات میں فرانسیسیوں کا کوئی اختیار نہیں رہا - فرانسیسی افواج کا بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہے -

یہاں مزید فوج آنے پر ان کی تعداد ۳۰ ہزار ہو جائیگی - مگر سرحد پر ترکوں کے کسی وقت کے حملہ سے حفاظت کے لئے ضروری ہے - کہ چالیس ہزار شام میں موجود رہے -

(ر)

نیویارک ۸ نومبر - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنوبی دمشق میں جہاں دروزیوں نے شامی عیسائیوں اور آرمنیوں کو نکال دیا ہے - امریکن مشن سکول اور گرجے جلا دیئے گئے -

(ر)

جنیوا ، نومبر - پولیس نے سائنور مسولینی پر حملہ کے سلسلہ میں ضلع جنوا میں کئی چھاپے مارے ہیں - ۸ اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں اور تیس جوڈیشل معائنہ کے نظر بند کئے گئے ہیں

(ر)

الہ آباد ۹ اکتوبر - پاؤنیر کا ایک نامہ نگار رکھتا ہے - کہ ترکمان علاقہ پر حکومت ایران کو فتح حاصل ہوئی ہے - گنبد کاز ایرانیوں کے ہاتھ میں پڑ گیا ہے (ر)

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی اڑیسہ سے بہار اڑیسہ حلقہ کونسل آف سٹیٹ کے لئے کوئی امیدوار کھڑا نہیں ہوا - کانگرس کارکنوں اور دیگر اصحاب کے دستخطوں سے ایک اپیل شائع ہوئی ہے جس پر مسٹر مدھوسودن داس سی - آئی - ای - سابق وزیر بہار و اڑیسہ جو پہلے سوراجیوں کے مخالف تھے کے دستخط بھی ہیں - اس میں لوگوں سے درخواست کی گئی ہے کہ اپنی رائے سوراجیوں کو ہی دو -

(ر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسن صاحب بی - اے جج صاحب بہادر عدالت خفیہ لاہور

نمبر مقدمہ ۲۸۶۵ بابت ۱۹۲۵ء

رائے زادہ دھنپت رائے صاحب وکیل - بھاٹی دروازہ لاہور مدعی بنام ٹھاکر سنگھ ولد زپت سام سکنہ کوٹ پنڈیداس ضلع شیخوپورہ مدعا علیہ

تعداد دعوی لمبلغ ما ۱۵ ؎

مقدمہ مندرجہ صدر میں ٹھاکر سنگھ مدعا علیہ عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۹ ۱۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی -

بثبت میرے دستخط اور مہر سب عدالت سے آج بتاریخ ۴ ۱۱/۲۵ جاری ہوا -

دستخط حاکم جلیس و مہر عدالت -

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسن صاحب بی - اے جج صاحب بہادر عدالت خفیہ لاہور

نمبر مقدمہ ۲۱۶۳ بابت ۱۹۲۵ء

پنڈت دیا چند ولد کانشی رام قوم برہمن سکنہ لاہور لنگے منڈی کوچہ دتو جواہری مدعی - بنام بیلی رام ولد لابھ رام قوم برہمن ساکن موضع رام پور شانی ڈاکخانہ بسٹریٹ ضلع ہوشیارپور - مدعا علیہ -

تعداد دعوے مبلغ للعاہ ۴۵۲ ؎

مقدمہ مندرجہ صدر میں بیلی رام مدعا علیہ عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے - لہذا زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۶ ۱۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی -

بثبت میرے دستخط اور مہر سب عدالت سے آج بتاریخ ۴ ۱۱/۲۵ جاری ہوا -

دستخط حاکم جلیس و مہر عدالت

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا سٹی مجسٹریٹ لاہور نے مقدمہ اہل قرآن میں مولانا ظفر علیخاں مالک زمیندار - ڈاکٹر نثار علی اور مولوی ابراہیم کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ایک سال کے لئے حفظ امن کے لئے ضمانتیں دینے کا حکم دیا تھا اس فیصلہ کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں اپیل کی گئی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپیل منظور کر کے ضمانتیں منسوخ کر دی ہیں -

(دنبہ ۷ نارم)

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے -



اِس نوخیز بچہ کو اس کے جائز ورثہ سے محروم نہ رکھنا چاہئے واضعان مسودہ اور بشپ کونسل یا چرچ کو کسی نئی کلیسیا کے قواعد اختراع کرنے کے اختیار نہیں دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک مختار کو اپنے مختار نامہ کی مدات کو بوقت کسی فعل کے عمل میں لانے کے بغور ملاحظہ کرنا چاہئے۔ واضعان کو کسی ماڈرن یا سائنسی دنیا کے اصولوں کی مطابقت کرنے والی کلیسیا اس پرانے ہندوستان کے لئے قائم کرنے کے اختیارات نہیں دیئے گئے۔

کلیسیائے انگلستانی کو تاریخی طور پر یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا دائرہ تعلیم انجیل کی طرح وسیع اور عام ہے۔ اس نے پرانی رومی اور یونانی کلیسیاؤں کے پرانے رنگ کو قائم رکھا۔ اور فروعی اور غیر ضروری امور کو ایک طرف رکھا۔ اس نے مذہبی علوم اور فضیلت و ریاضت کی قدردانی کی اور اُن کی محافظت کی۔ اس نے ایمان اور مسائل دین اقرار اور بیان کو عبادت اور ترتیب عبادت اور مدح وسرائی کے زیب اور پاک اور بے ضرر رسوم سے کلیسیائی نظم کو مزین کرنے کو اپنا ایک کار خاص سمجھا۔ اپنی نماز کی کتاب میں انتالیس مسائل دین کے بیان کو ایک جزو لاینفک سمجھا۔ ادھر سلیم الطبع پریسبٹرین کلیسیاؤں کے اتحادی موضوعات کلیسیا کے مسودہ کو دیکھئے کس بسط و شرح سے اصول ایمان اور مسائل دین کی تشریح کی ہے گویا کوئی اس کلیسیائی کتاب کو اُٹھائے اور چلتے ہی ایک نظر مسیحی ایمان اور مسائل کی تفصیل دیکھ لے ہم ہیں کہ اپنے بزرگان کی راہ رسم سے انحراف کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کی تقلید بھی نہیں کر سکتے۔ ہماری گذارش ہے کہ اول تو ابھی کچھ عرصہ تک اِس مسودہ کو معرض التوا میں رہنا چاہئے جب تک کہ ہندوستانی کلیسیا اس پر پورا پورا غور کر کے رائے زنی کے قابل نہ ہو۔ یا جب تک جماعت کی جماعت میں احساس مکمل کلیسیائی انتظام کے قائم کرنے کے لئے پیدا نہ ہو۔

دوم۔ اگر آپ ہمیں یہ نعمتِ عظمےٰ بغیر ہمارے مانگنے کے . . . . . دینے پر تُلے ہوئے ہیں تو کم از کم آپ ہمارے ساتھ ایسی شمولیت اختیار کریں کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ آپ علیحدہ ہو کر ہر چہ برخود مپسندی بر دیگراں مپسند کا مصداق ہو رہے ہیں۔ اور نیز ایسے کلیسیائی موضوعات کی بنیاد ڈالیں جو ہمارے حسب حال ہو۔ جو ہماری اولاد اور آئندہ پشتوں کی ضروریات کو پورا کرنے والی ہو۔ اور ہندوستان کی دیگر قوموں کے لئے باعثِ کشش ہو۔ تب تو ہم اور ہماری نسلیں آپ کی ممنون احسان ہونگی۔ ورنہ عملاً زمانہ عطائے تو بلقائے تو کی ضرب المثل کو درست ثابت کریگا۔

جلال الدین عنبر

الہ آباد کا ماگھ میلا

ناظرین نور افشاں اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ہر سال جنوری مہینے میں شہر الہ آباد میں ہندوستان بھر سے جاتریوں کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو جاتا ہے۔ ماگھ میلے کے نام سے ہر کس و ناکس بخوبی آشنا ہے۔ امسال کل کلیسیاؤں کے مقامی پاسبانوں کی طرف سے دعوت دی جاتی ہے کہ ہمارے مسیحی پرچارک بھائی اور گانے بجانے کی جماعتیں تشریف لائیں تاکہ میلے کے ایام میں پوری کوشش سے انجیل سنانے کی خدمت کی جائے۔ خاص تاریخیں ۱۲ سے ۱۹ جنوری تک ہونگی۔ ہم بخوشی ایسے اصحاب کی مہمان نوازی کرینگے اور ہر طرح کا آرام انہیں دینگے اور رہنے اور کھانے پینے کا انتظام مفت ہوگا۔ مہربانی سے خادم کو جلد اطلاع دیں۔ اگر آپ تشریف آوری کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اے۔ رلا رام۔

انظرف پاسٹرس کانفرنس

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء یونگ کرسچن کالج الہ آباد

نیکی اور پوچھ پوچھ

معزز ناظرین تاہمکین اس سرائے فانی میں کسی کو بھی بقا نہیں۔ کسی ذی روح کی عمر رواں میں وفا نہیں۔ ایک نہ ایک دن سب نے کوچ کرنا ہے اور گور کا منہ بھرنا ہے۔ بقول آج آ رہا ہے تو کل کسی کی باری ہے کسی نے خوب کہا ہے ؎

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ تو کل ہماری باری ہے

جب میں مندرجہ بالا شعر پر غور کر رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ جناب نصیر کرناوی صاحب کی وفات پر اہل قلم نے خاموشی اختیار کی ہے تو نور افشاں کے گذشتہ پرچوں کی اوراق گردانی کرتے ہوئے مجھے ایک مضمون ۱۸ ستمبر کے پرچے میں بعنوان پنجاب کے مسیحی شاعر کی یاد ملا میں اس سے پیشتر نہایت مغموم و پریشان تھا کہ کسی سوسائٹی کا ایسا آفتاب عالمتاب ابر فنا میں چھپ جائے اور ہم فن اصحاب اس کے ماتم میں اسقدر چشم پوشی اور تساہل سے کام فرماویں۔ مگر شکر ہے کہ کوئی نہ کوئی شخص ایسا بھی دکھائی دیا ہے جو جناب نصیر کرناوی صاحب کی یادگار کو برقرار و قائم رکھنے کے لئے زر سے امداد فرمائیگا۔ صاحب موصوف نے یہ بھی حق عطا فرمایا ہے کہ ناظرین کرام رائے زنی کر سکتے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی ناظر اس سے بہتر تجویز کر سکے تو ہم خوشی سے اُسکی سننے اور ماننے کو تیار ہیں میں صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح جناب نے نوازش کی ہے کہ جناب نصیر کرناوی کی یادگار کو برقرار رکھنے کا انتظام کرنا چاہتے ہیں۔ . . خادم شعرا کی تجویز پر بھی اگر توجہ عنایت فرماویں تو باعث مشکوری ہوگا میں جناب سے درخواست کرنے کے علاوہ ناظرین اخبار سے بھی عرض کرونگا کہ وہ اشاعت اخبار میں گرم

کوشش فرماویں تاکہ کام آسانی سے سرانجام پا سکے۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک کتاب **"یادگار مسیحی شعراء ہند"** بنائی جائے کہ جس میں مختصر یا جس طرح مناسب خیال فرمائیں۔ واقعات زندگی مربوط کر کے اشعار وغیرہ درج کئے جاویں تاکہ سب گذشتہ اور موجودہ شعراء کی یادگار قائم رہے۔

جب میں خمخانۂ جاوید۔ آب بقا۔ آب حیات وغیرہ پڑھتا ہوں تو میرا دل بھی رشک کرتا ہے کہ کاش ہمارے مسیحی شاعروں کی بھی ایک ایسی کتاب ہو۔ ناظرین کیا آپ ہمت کر کے ایسا نہیں کر سکتے ؎

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

امید ہے کہ آپ کوشش کرینگے اور ضرور کرینگے۔ بلکہ فرض سمجھینگے۔ دیکھئے دیگر صاحبان کیا رائے اس کے ذمہ میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ کام اختتام پا جائے۔ اگر اور نہیں تو کم از کم اتنا تو ضرور چاہیے کہ جناب نصیر صاحب کی سوانحعمری مرتب کرنے کے علاوہ نور افشاں کا ایک خاص نمبر شاعر باکمال کی یادگار میں نکالا جاوے اور تمام اہل سخن کچھ نہ کچھ یادگاری میں تحریر کریں۔

جی۔ ایم۔ قمر بٹالوی

ضرورت ہے

بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس کے مینیجر کو ٹریولنگ کنویسرز (امتحان کنندگان) اور مقامی ایجنٹس کی ضرورت ہے جو ہندوستان کے تمام حصوں میں ایجنٹس اور ٹریولنگ کنویسرس کا کام انجام دے سکیں تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار کے ساتھ سفر خرچ بھی دیا جائیگا۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر روانہ کی جائیں۔

دی مینیجر۔ دی بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس
دوسری پیرخان سٹریٹ
مقابل جے۔ جے ہاسپٹل بمبئی۔

اشتہار کتب

اصلاح تمدن۔ مستورات ہند کی حالت کی اصلاح ذات پات۔ شادی صغر سنی۔ پردہ۔ میاں بیوی اور رشتہ داروں کے فرائض۔ بیوہ عورتوں کی مشکلات۔ رسم ستی بیوہ خانوں کے پادری صاحبان کے بیانات۔ پنڈتا رامابائی ہندوؤں کے خاندان اجمالی کا قاعدہ اور اس کے نقائص لاوارث اور یتیم بچے۔ نہایت ہی اعلےٰ تمدنی کتاب ہے۔ صفحہ ۸۹۔ ۵/

اصلاح حفظان صحت۔ اہل ہند کی دیہاتی و قصباتی صفائی اور جسمانی صحت کے متعلق ہدایات۔ صفحہ ۱۲۔ ۱/

اصلاح اخلاق۔ ذات کے قواعد۔ راستگوئی اور دروغگوئی دیانتداری کا معیار۔ قصور واری کا اقرار۔ رشوت۔ قرضہ اصلاح پولیس۔ پاک دامنی۔ ناچ رنگ کے محافل۔ ولایت میں پاکیزگی کی اصلاح ٹمپرنس۔ اخلاق دلیری کے متعلق ہدایات و اشارات صفحہ ۹۶ ۔ ۴/

عزت بیشال چند ہندوؤں کے مسیحی ہو جانے کی داستان کا بالتفصیل بیان کہانی کے پیرائے میں صفحہ ۱۷۶ ۔ ۳/

ازالۃ المزار قادیانی مرزا کا یہ دعوے کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ اس رسالہ میں رد کیا گیا ہے۔ صفحہ ۲۰۔ ۱/

سوال و جواب مختصر۔ یہ سوال و جواب امریکن مشن میں مستعمل ہے اور ویسٹ منسٹر شارٹر کیٹی کزم کے نام سے مشہور ہے۔ پانچویں بار دو ہزار کی تعداد میں طبع ہوا ہے۔ مسیحی مذہب کی ابتدائی واقفیت حاصل کرنے کے لئے مفید ہے۔ صفحہ ۴۴۔ ۱/

دینی سوال و جواب پنجابی زبان اور فارسی رسم الخط میں پادری ڈبلیو۔ پی۔ ہیرس صاحب نے دیہاتی مسیحیوں کے لئے بپتسمہ۔ استحکام اور عشاء ربانی کی بابت یہ دینی سوال و جواب لکھے ہیں صفحہ ۸ ۔ ۲ پائی ۔ ملنے کا پتہ :-

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہے اور چار ہندوستانی خواتین اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات کے لئے ۸/ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بوجب نئے انتظام چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشتا ۱۰ سے ۱۵ تک گرد کوڑل ۱۰ سے ۲۰ تک مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوا دار بورڈنگ ہاؤس خوشنما کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور